www.JamiaBinoria.net

آغا خان فاؤنڈیشن

اور

علمائے کرام کا فتویٰ

مرتب

فیض اللہ چترالی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہلسنت دار العلوم تعلیم القرآن

باڑہ گیٹ پشاور صدر

www.JamiaBinoria.net

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ چترال اور گلگت کے علاقہ میں آغاخانیوں کا خاصا اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسماندہ ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانی لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخانی بنانے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخانی بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانیوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانیوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور اُن کا داخلہ اس علاقے میں بند کرا دیا اب آغاخانیوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے

اس ادارے کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم از کم پچاس افراد کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر ادارہ کو دس روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر گاؤں کے ترقیاتی کاموں کے لئے دس ہزار روپے سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے اس ممبری کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس تاحیات ادا کرنا پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ پر وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شد و مد سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانیوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی ممبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سنہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے نادار اور غریب عوام کو آغاخانیوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب کسی گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے، نیز اس موقعہ کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخانی تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق زندیق ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: سواد اعظم اہلسنت چترال

www.JamiaBinoria.net

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے ۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تومنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل (الممتحنہ آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ: "اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رضامندی کی تلاش میں گئے تم ان سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہ ہی گم کردیا۔" آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح اُن سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے ۔ اسی طرح سورۃ المجادلہ میں ہے ۔

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں ۔

ھذہ الآیۃ تدل علی أن إیمان المومن تفسد بموداۃ الکافرین وان المومن لا یوالی الکافر وان کان قریبہ (ص ۲۲۳ ج ۹) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہیئے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین (آل عمران)

www.JamiaBinoria.net

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا ولی اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر۔

ابو بکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں ۔ اقتضت الآیۃ النھی عن استنصار بالکفار والاستعانۃ بھم والرکون الیھم والثقۃ بھم ۔ آیت کریمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی ممانعت شدید ہے۔

بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے جس سے چار درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دلی مودت ومحبت کا ہے یہ صرف مومنین کے ساتھ مخصوص ہے غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے ۔ دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہمدردی وخیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے ۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا ان کے شر اور ضرر رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے تجارت یا اجرت وملازمت اور صنعت وحرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں احادیث کے سلسلہ میں سب سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لیجانے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام کو بھیجا گئی وہ جاسوسہ عورت سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے حاطب کو قتل کرنا چاہا تاہم آپ نے اُن کے صدق نیت سے معاف کر دیا اسی موقعہ پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات ومودت جائز نہیں ہے (بخاری ج ۲- غزوہ بدر فتح مکہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المومن من جحر مرتین ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا ۔ اور علامہ محمد امین شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں ۔ یعلم ما ھنا حکم الدروز والتیامنۃ فانھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام والصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بھا غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ وللعلامۃ المحقق عبد الرحمان العمادی فیھم فتوی مطولۃ ۔ وذکر فیھا ۔ انھم ینتحلون عقائد النصیریۃ و

www.JamiaBinoria.net

الاسماعیلیۃ الذین یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاھب الاربعۃ انہ لا یحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم۔

(رد المحتار ص ۳۱۱ ج ۲)

ترجمہ:- یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنیٰ مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانیوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں) کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھاکر ان کے ایمان واسلام کو خریدنا ہے جو علماء اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت ناعاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیئے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء وآزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا

www.JamiaBinoria.net

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندقہ کے مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرقِ باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء ربانیین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنا دیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

المفتی ولی حسن

رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ۵

١٠

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ ... کراچی

جامعة العلوم الاسلامية
دار الافتاء
كراتشي ٥ پاکستان

الجواب صحیح
محمد ادریس عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ

محمد عبد السلام عفا اللہ عنہ

عبد الرؤف

قال تعالیٰ ان الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا
اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے
محمد انور بدخشانی

www.JamiaBinoria.net

مدیر بینات مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کا فتویٰ

الجواب !

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

① جس شخص کو اسلامی تعلیمات اور آغاخانی عقائد و نظریات سے ذرا بھی شد بد ہو اسے اس امر میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہوگا کہ آغاخانی جماعت بھی قادیانی جماعت کی طرح زندیق و مرتد ہے ۔ چنانچہ قرونِ اولیٰ سے لیکر آج تک کے تمام اہلِ علم ان کے کفر و ارتداد اور زندقہ و الحاد پر متفق ہیں ۔ جو لوگ جہالت و ناواقفی کی وجہ سے آغاخانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں ان کی بے خبری و لاعلمی حد درجہ لائق افسوس اور لائق صد ماتم ہے ۔

② آغاخانیوں کی دعوت ہمیشہ خفیہ ، پراسرار اور ایک خاص حلقے تک محدود رہی انہیں کھلے بندوں اپنے عقائد باطلہ کی نشر و اشاعت کی کبھی جرأت نہیں ہوئی ۔ لیکن موجودہ دور میں مسلمانوں کی کمزوری و پسماندگی اور عوام و حکام کی غفلت شعاری نے ان باطنی قزاقوں کے حوصلے بلند کر دیے ہیں اور انہوں نے ایسے منصوبے بنانے شروع کر دیے ہیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے بچے کھچے سرمایہ ایمان کو بھی لوٹ لیا جائے ۔

③ ان سازشی منصوبوں میں رفاہی اداروں کا جال سب سے زیادہ کامیاب شیطانی حربہ ہے ۔ کیونکہ حکمرانوں سے لے کر عوام تک سب کی گردنیں "دبت زر" کے آگے " جھک جاتے ہیں ۔ دین و ایمان کے ڈاکوؤں کو مسلمانوں کی خدمت و پاسبانی کی سرکاری و عوامی سند مل جاتی ہے ۔ اور انہیں مسلمانوں میں اپنے زندیقانہ نظریات و کافرانہ عقائد پھیلانے کا موقع بغیر کسی روک ٹوک کے میسر ہوتا ہے ۔

④ ان حالات میں "آغاخانی فاؤنڈیشن" کا قیام مسلمانوں کے وجود ملّی کے لئے سمِ قاتل ہے، اس کی رکنیت قبول کرنا، اس سے تعاون کرنا اور اس سے کسی قسم کی مدد لینا ایمانی غیرت کا جنازہ نکال دینے کے مترادف ہے اور یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا خدائے تعالیٰ کے قہر اور غضب کی شکل میں نازل ہوگی ۔

⑤ مسلمانوں کو اس جال سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ادارے کے قیام کی اجازت منسوخ کرے، اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سازشی فاؤنڈیشن کا یکسر بائیکاٹ کریں اور اس علاقے کے علماء و صلحاء کا فرض ہے کہ وہ کھل کر اس سازش کو بے نقاب کریں اور حکومت سے اس کے خلاف پرزور احتجاج کریں جو شخص اس فاؤنڈیشن کی مدح و ستائش کرے گا ۔ اس کی رکنیت قبول کرے گا یا اس سے کسی قسم کا تعاون کرے گا یا تعاون لے گا وہ کل فردائے قیامت میں خدا و رسول کے باغیوں کی صف میں اٹھایا جائے ۔ من کثّر سواد قوم فهو منهم

لعمری لقد نبّهت من کان نائمًا
واسمعت من کانت له اذنان

وللّٰه الحمد اولًا و آخرًا

محمد یوسف
۱۳/۵/۲۰۰۰

www.JamiaBinoria.net

دار العلوم کراچی ۱۴ کا فتویٰ

آغاخانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کافر ہیں زندیق ہیں اور قرآنی نصوص کے مطابق کفار مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں اور نیز کافروں کے ساتھ محبت کرنا اور دوستانہ تعلقات استوار کرنا ناجائز اور حرام ہے اور ہر وہ چیز جو سبب بنے حرام کام کا وہ چیز بھی حرام ہے سدًّا للذرائع اور تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ کافروں نے مختلف سازشوں سے مال و زر اور متاع دنیا کا لالچ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کی ناپاک کوشش کی ہے اس لئے آغاخانیوں کا ترقیاتی کاموں کے نام پر مسلمانوں کو جھانسا دے کر ان کو آہستہ آہستہ اپنے مسلک سے قریب تر کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ مزید برآں اگر ان کے ساتھ قرض وغیرہ کے معاملات جائز رکھیں جائیں تو سادہ لوح مسلمان ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے چنانچہ بہت سارے مسلمانوں کو اب بھی ان کے کافر ہونے کا کوئی علم نہیں، اور اس کا ایمان و اسلام کے خلاف ہونا ظاہر ہے۔ لہٰذا آغاخان فاونڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ کفر و زندقہ کے لئے کوئی نرم گوشہ اختیار نہ کریں اور علاقہ کے علماء صلحاء اور ذی اثر لوگوں پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت اور اپنی وجاہت کے ذریعہ سے اس کا ممبر بننے سے منع کریں اور حکومت سے پر زور مطالبہ کریں کہ وہ آغانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے اور جو لوگ فاونڈیشن کے ممبر بننے کی لوگوں کو ترغیب دیتے ہیں انہیں پہلے سمجھایا جائے، اگر وہ ترغیب دینے سے ہی باز آجائیں تو بہتر ورنہ ان کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے۔

دلائل ملاحظہ ہو۔

قال اللہ تعالیٰ ان الکٰفرین کانوا لکم عدوا مبینا سورۃ نساء آیت

وقال تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا

www.JamiaBinoria.net

دينكم هزوا ولعبا من الذين اوتوا الكتب من قبلكم والكفار
اولياء۔ (سورة مائدة آيت ۵۷)

(وفي الشامية ج ۳ ص ۲۹۸ مطبوعة بيروت)

وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة وذكر فيها انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم في ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم اھ والله سبحانه وتعالى اعلم۔

محمد خالد
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۶ - ۵ - ۱۴۰۴ ھ

الجواب صحيح
[illegible]

دار الافتاء
دار العلوم کراچی ۱۴
اسلامی جمہوریہ پاکستان

[illegible]

www.JamiaBinoria.net

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کا فتویٰ

آغاخانی مرتد اور زندیق ہیں ۔ آغاخانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے ۔ حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پنجۂ کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرتناک سزا دے ، وہاں کے علماء صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بارے میں مؤثر اقدامات کریں ، عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت تباہ نہ کریں ۔ وہاں کے مسلمانوں کو باور کرایا جائے کہ آغاخانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں ، کسی قسم کا تعاون ، ممبر وغیرہ بننا ناجائز اور حرام ہے ، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالرحیم عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

نائب مفتی دارالافتاء والارشاد

۳۰ / ۴ / ۱۴۰۴ھ

دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

www.JamiaBinoria.net

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ

الجواب وھو الصدق والصواب -

فرقہ آغاخانیہ باجماع المسلمین کافر ہے اور زندیق کے احکام ان پر جاری ہوں گے اس لئے کہ ہر وقت وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچے وہ کبھی مسلمانوں کے خیرخواہ نہ اس سے پہلے رہے ہیں اور نہ اب وہ مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اور دھوکہ دینا ان کے نزدیک عین عبادت اور کار ثواب ہے چنانچہ ابن کثیرؒ نے البدایۃ والنھایۃ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں نے جب دمشق پر حملہ کیا تھا تو ان اسماعیلیوں نے ان کا ساتھ دیکر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوشش کی تھی چنانچہ یہ فرقہ کبھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا ہے اور خدا اور رسول کا دشمن ہے تو اب ظاہر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے کس طرح اُن سے دوستی یا ان کے فنڈ لینا یا ان کے کسی انجمن میں شرکت جائز ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بنص قطعی یہ حرام کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان الخ (سورۃ المجادلۃ آیت ۲۲ پ ۲۸) وقال اللہ تعالیٰ الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیھم ما ھم منکم ولا منھم ویحلفون علی الکذب وھم یعلمون ، اعد اللہ لھم عذابا شدیدا انھم ساء ما کانوا یعملون (سورۃ مجادلہ آیت ۱۴ ، پ ۲۸) یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق (ممتحنہ آیت ۱ پ ۲۸) ان آیتوں سے صراحتاً معلوم ہوا کہ مشرکین اور دین دشمن طبقے سے دوستی رکھنا جائز نہیں اور نہ ان سے مالی امداد ہدیہ سمجھ کر قبول کرنا جائز ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے مشرکین کے ہدیہ کو قبول نہیں فرمایا - فلما جاء سلیمان قال اتمدونن بمال فما اٰتانی اللہ خیر مما اٰتاکم بل انتم بھدیتکم تفرحون (سورۃ النمل آیت ۳۶) بعض مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب اور مصلحت کے لئے مشرکین کو ہدایا دیئے بھی اور ان سے قبول بھی کئے لیکن بقول علامہ آلوسیؒ تحقیق یہی ہے کہ اگر دینی مصالح اور امور دینیہ میں خلل پڑتا ہو تو ان کے ہدیہ کو قبول کرنا جائز نہیں ہے روح المعانی - عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ نے صفحہ ۱۶۷ ج ۱۲ اور سنن ابو داؤد میں امام ابو داؤد نے کعب بن مالک اور عیاض بن حمار وغیرہ کی روایات نقل کی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انی لا اقبل ھدیۃ مشرک اور انی نھیت عن زبد المشرکین - ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ دوستی بھی جائز نہیں ہے اور ان کی امداد کو قبول کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ یہ درحقیقت نہ ہدیہ ہے اور نہ امداد بلکہ مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین

www.JamiaBinoria.net

بنانے کی ایک سازش ہے جو عیسائی مشنریوں کی طرز پر چلائی جارہی ہے ۔

علامہ انور شاہ کشمیری نے ابو بکر رازی کے احکام القرآن کے حوالے سے لکھا ہے

کردو قولھم فی ترک قبول توبۃ الزندیق یوجب ان لا یستتاب الاسماعیلیہ وسائر الملحدین الذین قد علم منھم اعتقاد الکفر کسائر الزنادقۃ وان یقتلوا مع اظھارھم التوبۃ احکام القرآن ص ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار الملحدین ص ۳۰ جب اسلام کی نظر میں ان کا توبہ اور اسلام بھی قبول نہیں تو ظاہر ہے کہ ان سے مالی فوائد بصورت امداد و ھدیہ لینا جائز ہے اور نہ ان کی فاونڈیشن اور انجمن میں شرکت جائز ہے ۔ دیگر کفار کی امداد پر بھی اسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ امداد حکومتی سطح پر ملتی ہے اس سے عام مسلمانوں کی زندگی اور دین کے متاثر ہونے کا خطرہ نہیں ہے جبکہ مذکورہ امداد سے عام مسلمانوں کی انفرادی زندگی کے متاثر ہونے کا شدید خطرہ ہے اور مسلمانوں کے مرتد اور زندیق بننے کا قوی احتمال ہے لہٰذا ان کے ساتھ شرکت اور ان کی امداد کا قبول کرنا حرام ہے من کثر سواد قوم فھو منھم علماء اور عام دیندار مسلمانوں پر اس کا تدارک فرض ہے ورنہ وہ خدا کے ہاں جوابدہ ہوں گے

فقط

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

نظام الدین شامزی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

المفتی نظام الدین

الجامعۃ الفاروقیۃ

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیۃ شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراتشی ۲۵ باکستان

الجامعۃ الفاروقیۃ

شاہ فیصل کالونی نمبر ۴۔ کراتشی ۲ باکستان

حصہ دوم

۶۰۳

۲۵/۴/ ۱۴۲۲ھ

سلسلہ نمبر

www.JamiaBinoria.net

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور

کا فتویٰ

الجواب :- فرقۂ آغاخانیہ ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے ۔ بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام ، اس سے موالات (دوستانہ تعلقات رکھنا) حرام منصوص ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیآء من دون المؤمنین ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء الا ان تتقوا منہم ۔

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ اپنے کفریات کی دعوت دینے کے ارادات رکھتے تھے ۔

موجودہ دور میں یہ فرقے اپنی کثرت زر کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں اور اسی مکر وفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں پس اس بنا پر ان کے تنظیموں میں کوئی حصہ لینا اسلام دشمنی اور مداہنت ہے ۔ وھو الموفق

محمد فرید عفی عنہ

دار الافتاء دار العلوم حقانیہ
نمبر ۱۷۹۹۲
اکوڑہ خٹک ضلع پشاور مغربی پاکستان

www.JamiaBinoria.net

دار الافتاء دار العلوم نعیمیہ کا فتویٰ

آغاخانی (اسماعیلیوں) کے عقائد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اگر درست ہے تو ہر ایسے معاملہ میں جس سے اسلامی عقائد و اعمال متاثر ہوتے ہوں ان سے تعاون اور فائدہ حاصل کرنا قطعاً درست نہیں بلکہ گناہ ہے ارشاد باری ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

جو مسلمان ان سے اس طرح کا تعاون کریں گے جو آغاخانیت کے فروغ کا سبب ہوگا وہ گنہگار ہوں گے اور آخرت میں ان سے مواخذہ بھی ہوگا ۔ واللہ اعلم ۔

محمد اطہر النعیمی

۱۵ - ۲ - ۸۴

هو العلیم
دار الافتاء
اہلسنت
دار العلوم نعیمیہ فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۵ کراچی